شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | ۱۳ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۳ رجب ۱۳۶۷ ھ | ۱۳ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمدللہ

مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے اور زیادہ موثر سزائیں دینے کیلئے
پاکستان پارلیمنٹ میں نیا بل پیش ہو گیا

کراچی ۱۲ مئی۔ آج صبح پاکستان پارلیمنٹ کا پھر اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد سرکاری بلوں کو سلیکٹ کمیٹیوں کے سپرد کئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ جن میں سے ایک بل تعزیرات ہند کے ماتحت قابل سزا مقدموں کا جلد فیصلہ کرنے اور زیادہ مؤثر سزائیں دینے کے متعلق تھا۔ وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے اس بل کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے کہا کہ بعض لوگوں نے اس بل کے مرتب کئے جانے کو کسی قدر سخت اقدام پر محمول کیا ہے حالانکہ ملک سے رشوت ستانی اور دیگر بیشمار قسم کی بدعنوانیوں کو دور کرنے کیلئے موجودہ وقت میں سخت قدم اٹھانا نہایت ضروری ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ سلیکٹ کمیٹی بل کی دفعات کو مزید نرم کرنیکی کوشش نہیں کریگی۔ کیونکہ بل کی دفعات کو ترتیب دینے میں اس امر کا پہلے ہی کافی لحاظ رکھا گیا ہے۔ کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر چٹو پادھیا نے اس بل کے پیش ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن آپ کو اس کی بعض دفعات پر اعتراض تھا جو مجسٹریٹوں کے اختیارات سے متعلق تھیں۔ وزیر دفاع خان لیاقت علی خاں نے انڈین آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء اور انڈین ایر فورس ایکٹ ۱۹۳۲ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل پیش کرتے ہوئے اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کی اور بتایا کہ اس بل کا مقصد ان فوجی افسروں کے خاندانوں کو امداد پہنچانا ہے جو لڑائی میں کام آ چکے ہیں وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے بھی بعض نئے بل پیش کئے۔ جو کراچی پورٹ ٹرسٹ بل ۱۸۸۶ء اور چٹاگانگ پورٹ ٹرسٹ بل ۱۹۱۴ء میں مزید ترامیم سے متعلق تھے اسکے بعد اجلاس کل پر ملتوی کر دیا گیا

مصر میں "محاصرہ کی حالت" کا اعلان کر دیا گیا
فلسطین میں برطانوی انتداب کے خاتمہ کا ردعمل

قاہرہ ۱۲ مئی۔ ۱۵ مئی کو فلسطین میں برطانوی انتداب ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ کے بعد سے حکومت مصر نے ملک بھر میں محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا ہے ایک سرکاری ترجمان نے اس اعلان پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ فلسطین کی موجودہ نازک صورت حال کے پیش نظر یہ اقدام نہایت ضروری ہے۔ اور مقصد اس کا صرف یہ ہے کہ برطانوی انتداب ختم ہو جانے کے نتیجہ میں یہاں کسی قسم کا تشدد شروع نہ ہو سکے۔ ۱۵ مئی کے بعد اس اعلان کی روشنی میں مصر کے وزیر اعظم فوجی گورنر کے فرائض بھی سرانجام دینگے۔

سٹرلنگ قرضوں میں کمی کو قطعاً برداشت نہیں کیا جائیگا

کراچی ۱۲ مئی۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ سٹرلنگ قرضوں کی واپسی کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی یہ ہے کہ ان قرضوں میں قطعاً کوئی کمی نہ کیجانے۔ چنانچہ جون کے شروع میں سٹرلنگ قرضوں کے متعلق انگلستان میں جو بات چیت ہونیوالی ہے اسمیں پاکستان کا وفد معاملے کے اس پہلو پر بہت زور دیگا۔ پاکستان کا مالی وفد اس مہینے کے آخر تک انگلستان روانہ ہو جائے گا۔

پیر مانکی شریف نے آل پاکستان مسلم لیگ شریعت گروپ کا اعلان کر دیا

لاہور ــــــــ نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ــــــــ ۱۲ مئی

آزاد قبائلی علاقہ صوبہ سرحد کے مسلم لیگی لیڈر پیر مانکی شریف نے آل پاکستان مسلم لیگ "شریعت گروپ" کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کا ریزولیوشن اسی بنا پر منظور ہوا تھا کہ مسلمان اپنی سیاست دین کے ماتحت چلاتا ہے لہٰذا وہ ایک علیحدہ قوم ہے اسکے بعد مجھ میں اور گورنر جنرل پاکستان میں جو خط و کتابت ہوئی اُس میں بھی آپ نے مجھے یہی لکھا تھا کہ پاکستان کا آئین شریعت اسلامیہ ہوگی۔ اور جب پاکستان بن گیا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اسکے بعد امید مسلم لیگ پر تھی۔ لیکن اسمیں بھی وزراء کے ایجنٹ ایم۔ ایل۔ اے اپنے اپنے ذاتی مفادات کا پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور آل پاکستان لیگ کے آرگنائزر نے جو لاہور میں تقریر کی ہے اُس نے تو مجھے سراسر مایوس کر دیا ہے۔ آپ نے حکومت کی بجائے عوام سے کہا کہ پہلے تم اسلامی بنو۔ ورنہ سزائیں تمہی بھگتو گے اور ایسے متوکلین کی جماعت چاہی جنہیں حکومت سے بس دُور کا رشتہ ہو۔ لیکن شرعی سوسائٹی نفاذ شریعت کے بغیر نہیں بن سکتی۔ چودھری خلیق الزمان نے یہ درست نہیں فرمایا کہ شریعت واضح اور معین نہیں ہے وُہ تو آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی سے مکمل ہو چکی ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ نفاذ شریعت کا التوا اور اقتدار حکومت سے مسلم لیگ کی علیحدگی کے احساس کے پیش نظر میں آج اعلان کرتا ہوں کہ ہم مسلم لیگ کے آئین اور ڈسپلن کے ماتحت آل پاکستان شریعت گروپ قائم کر رہے ہیں اس گروپ کا بنیادی مقصد اجرائے شریعت محمدیؐ ہے تفصیلی پروگرام دیگر صوبوں کے احباب سے مشورہ کے بعد شائع ہو جائیگا۔ جو مسلم لیگی شریعت کو پاکستان کا آئین بنانیکے حامی ہیں وہ مجھے اس سلسلے میں اپنے مشورے لکھیں یا ممکن ہو تو ملیں

پاکستان اسمبلی کے نئے چیف وہپ

کراچی ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد اسمبلی کے سابق سپیکر سردار بہادر خاں کو خواجہ شہاب الدین کی جگہ چیف گورنمنٹ وہپ مقرر کیا گیا ہے۔ یاد رہے خواجہ شہاب الدین پاکستان کی مرکزی وزارت میں وزیر داخلہ اطلاعات اور نشریات کے عہدے پر متعین کر دیئے گئے

مشرقی بنگال میں کانگریس کی نئی تنظیم

کراچی ۱۲ مئی پاکستان پارلیمنٹ کی کانگریس پارٹی کے سیکرٹری مسٹر راجکمار چکرورتی نے کہا کہ مشرقی بنگال میں کانگریس کو از سر نو منظم کیا جا رہا ہے اس نئی جماعت کا آل انڈیا نیشنل کانگریس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ جماعت اس سے بالکل آزاد اور قطعی علیحدہ ہوگی۔ اس کے تمام ممبران پاکستان کی موجودہ حکومت کے جو ان کی اپنی نیشنل حکومت ہے دل سے وفادار رہینگے۔ نئی تنظیم کے ماتحت مشرقی بنگال میں یہ جماعت "مشرقی بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی" کے نام سے ۱۳ جون کو قائم ہو جائے گی۔ آپ نے فرقہ دارانہ اتحاد کیلئے عوام سے پُر زور اپیل کی۔

دریائے سندھ پر متعدد بند باندھنے کی تجویز

کراچی ۱۲ مئی حکومت سندھ کے وزیر مال و تعمیرات میر غلام علی تالپور نے دریائے سندھ میں مختلف مقامات پر بند باندھنے کی حکومتی سکیم پر روشنی ڈالی ہے آپ نے بتایا کہ سکھر میں بند باندھنے کا کام شروع ہو چکا ہے اسکے علاوہ دریائے سندھ کے بالائی اور زیریں علاقوں میں بھی اور کئی بند باندھے جائینگے *

* زیریں سندھ پر نو بند باندھنے کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اس بند کیوجہ سے ۱۵ لاکھ ایکڑ زمین مزید سیراب ہو سکیگی۔ نیز مہاجرین کی ایک معقول تعداد ان زمینوں پر آباد کی جا سکے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

مغربی افریقنوں کے رسم و رواج

(از مکرم بشارت احمد صاحب امروہی گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

ہر ملک کے باشندوں کے کچھ دستور ہوتے ہیں جن کو وہ عموماً آباؤ اجداد کے نقش قدم پر قائم کرتے چلے آتے ہیں۔ بسا اوقات تو اندھی تقلید کی اور کرائی جاتی ہے۔ مثلاً بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ جو ممالک غیر میں ایک لمبا عرصہ ٹھہر کر ماحول سے بھی متاثر ہو کر عادات و خصائل بدلنے کے بعد نئی روشنی کے دلدادہ ہوتے ہیں جب چیف منتخب کئے جاتے ہیں۔ تو انہیں وہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جس کے وہ خود بھی قائل نہیں ہوتے اور نہ ہی اس کے خلاف انہیں آواز اُٹھانے کی جراءت ہوتی ہے۔ جب کسی کو معزول کیا جاتا ہے۔ تو عجیب عجیب پھبتیاں ان پر اُڑائی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک کے بچے تو دیکھ کر شاید خوف سے دم ہی دیدیں چیف کا اپنا لباس اتنا عجیب اور مضحکہ خیز ہوتا ہے۔ کہ دیکھنے والا حیران ہی رہ جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی مستورات بھی شاید اتنے زیورات پہننا پسند نہ کریں جتنے اس غریب کو پہننے پڑتے ہیں۔ ملکی چیفوں کے علاوہ خاندانوں کے چیف بھی ہوتے ہیں اور ان کے علیحدہ رسم و رواج ہوتے ہیں۔ اس کا بھی باقاعدہ انتخاب کیا جاتا اور اُسے فیملی خاندان کے قوانین کا پابند کیا جاتا ہے اس جگہ چند امور درج ذیل کرتا ہوں۔

وراثت:۔ کسی شخص کی وفات پر جو کھیل کھیلا جاتا ہے۔ وہ ہمارے ملک کے مراسی (بھنڈیلے) کیا کھیلیں گے۔ خوب روپ بھرے جاتے ہیں ملک کے سمجھدار اور قابل۔ تعلیم یافتہ لوگ تک اس میں حصہ لیتے ہیں۔ چھوٹے سے لے کر بوڑھوں تک بھی روپ بھرنے ناچنے ووٹوں کی مرغیاں مرغ پکڑ کر ذبح کر لینے شراب پینے۔ گلنے میں خاص دلچسپی لیتے ہیں کسی بڑے آدمی کی موت پر عرب کے جہلا کی طرح اُس کی بیوی۔ لڑکے مصاحب کو قتل کر کے اُس کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔ عرب اونٹنی وغیرہ قبر پر باندھ دیا کرتے تھے۔ اور یہ مار کر اُس کا ساتھی بنا دیتے ہیں۔ حکومت برطانیہ کا جہاں تک اقتدار ہے۔ اس قسم کے رواجوں سے تو روکا جاتا ہے وفات کے بعد اُس کی روح کے دنیا میں موجود ہونے کے بھی یہ لوگ قائل ہیں۔ خصوصیت سے چیف کی موت کے بعد کہا جاتا ہے۔ کہ اُس کے تخت پر وہ روح رہتی ہے اور جب بھی کبھی نیا چیف بنایا جاتا ہے۔ تو روح اُس کی مدد کرتی ہے۔ اور اگر وہ قوانین کی پابندی نہ کرے تو اس کو نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ عموماً وہمی لوگ جب متاثر ہو کر اُسے خواب میں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تو سخت گھبراتے اور پابندی قانون بھی کرنے لگ پڑتے ہیں۔ موت کے بعد خاندان اور شہر کے لوگ ہتھیار لے کر جلوس کی شکل میں گاتے بجاتے شہر کا دورہ کرتے ہیں۔ اور بلند آواز سے کہتے ہیں۔ تو مر کیوں گیا۔ ہمیں بتلا تجھے کس نے مارا ہے۔ تاہم اُسی سے بدلہ لیں۔ پھر تلوار یا اس قسم کا ہتھیار ننگا کر کے گھما لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم اسے ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ تم ہمیں بتلا دو سہی۔ بعض نام نہاد مسلمانوں کو بھی میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایسا کرتے دیکھا اور سنا ہے۔ ناچنا عورتوں سے مصافحہ۔ معانقہ کرنا۔ اُس کے گھر جانا۔ اس سے باتیں کرنا۔ گانا۔ عوام میں نہ صرف پسندیدہ بلکہ ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ جس طرح انگریزوں میں عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا۔ بدتمیزی اور بے ہودگی خیال کی جاتی ہے۔ اور جو نفرت کرنے کے مترادف اُن کے خیال میں ہے۔ اسی طرح یہاں عورتوں سے ہنسی مذاق نہ کرنا مصافحہ نہ کرنا نامردی اور بزدلانہ طریق خیال کیا جاتا ہے۔ ہمیں ایک دفعہ ایک مکان سے صرف اس لئے نکال دیا گیا۔ کہ ہم ان کی عورتوں سے نہ صرف مصافحہ نہیں کرتے بلکہ بات تک نہیں کرتے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ نفرت کرتے ہیں۔ آپ سفید آدمی ہیں اور ہم کالے ہر چند اس کو سمجھایا۔ مگر اس کی سمجھ ہی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ مسلمان تھا اسی طرح وراثت کے متعلق یہ لوگ اسماً متوفی کے ورثہ کو سارے خاندان میں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن متوفی کا لڑکی۔ لڑکا۔ بیوی اس سے لینے کے حقدار نہیں ہوتے۔ سوائے وصیت کی صورت میں کہ انہیں کچھ مل جائے۔ لڑکا اپنے ماموں کی جائداد کا وارث ہوتا ہے۔ اپنے باپ کی نہیں اور یہاں تبلیغ میں اور اسلام قبول کرنے میں لوگوں کو یہ بھی روک ہے کہ اگر لڑکے کا ماموں بے دین ہے۔ تو اس کو بھی بے دین یا عیسائی ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ وارث نہیں ہو سکتا۔ اس طرح بسا اوقات ساری ہی فیملی کسی کی وفات پر جہنم میں دھکیل دی جاتی ہے کیونکہ وہ ارتداد اختیار کر جاتے ہیں۔ البتہ اگر کسی نے اپنی کمائی سے کوئی جائیداد بنائی ہو۔ اور مرنے سے پہلے وصیت کرے۔ تو اُس کو دی جاتی ہے۔ ورنہ وہ بھی خاندان کی ہی ہوتی ہے۔ پھر ہر لڑکا اور لڑکی تعلیم کے بعد جب کمانے کے قابل ہو تو خاندان کی مدد کرے۔ اب گورنمنٹ نے قانون تار دکھلا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ خاندان کے چیف کو بسا اوقات اتنا بڑا مرتبہ دیا جاتا ہے کہ خدا بھی ماننے سے دریغ نہیں کرتے۔

انگریزی ترجمۃ القرآن کے متعلق وعدہ کرنیوالے احباب

پچھلے سال حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا تھا کہ قرآن کریم انگریزی کی ایک ہزار جلدیں بیرونی ممالک کی لائبریریوں میں مفت رکھی جائیں گی اور اس کی قیمت کے لئے حضور نے چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ مندرجہ ذیل احباب نے چندہ کے وعدے کئے تھے۔ لیکن موجودہ انقلاب کی وجہ سے دفتر ہذا کو ان احباب کے موجودہ پتوں کا علم نہیں ہے۔ لہذا ایسے احباب جن کے نام مندرجہ ذیل فہرست میں ہیں۔ اپنے وعدہ کے مطابق یہ رقوم جلد از جلد دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور میں داخل کر کے مشکور کریں۔ اور ہمیں ایک اطلاعی کارڈ بھیج دیں:۔ (خاکسار فضل الرحمٰن) (وکیل التبشیر)

نام و پتہ	تعداد			رقم
حکیم محمد صدیق صاحب مالک شفاخانہ طب جدید قادیان	۱	-	-	۲۵
کرامت اللہ صاحب عرف ننھے خاں ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر انبالہ	۲	-	-	۵۰
خواجہ عبد الحمید صاحب امرتسر	۲	-	-	۵۰
ڈاکٹر رفیق احمد صاحب امرتسر	۱	-	-	۲۵
مکرم احمد مصطفٰے صاحب امرتسر	۲	-	-	۵۰
مرزا غلام حسین صاحب امرتسر	۱	-	-	۲۵
ایم عبد الحمید صاحب بی۔ اے نمبر ۱۹ تغلق روڈ نئی دہلی	۱	-	-	۲۵
مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	۱	-	-	۲۵
والدہ خلیل احمد صاحب ڈاکٹر ایس ایم رشید الدین۔ ڈی۔ ٹی۔ روڈ آگرہ	۱	-	-	۲۵
سیدہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبد الحکیم صاحب نئی دہلی 549 Turkuman	۵	-	-	۱۲۵
Sultan Ali R.I.N. Sig School Cochin India	۱	-	-	۲۵
2T. Col. M.Y. Shah A.M.C. 21 Field Ambulance work comp	۱	-	-	۲۵
عبد الحکیم صاحب ۹م ترکمان روڈ نئی دہلی	۱	-	-	۲۵
ڈاکٹر محمد سعید صاحب M.B.B.S رجسٹرڈ محبوب میڈیکل جے پور	۱	-	-	۲۵
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب M.B.B.S ریلوے ہسپتال انبالہ چھاؤنی	۱	-	-	۲۵
خان محمد یوسف صاحب انبالہ چھاؤنی	۳	-	-	۷۵
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب H.Q. Deccan Area Kamti	۱	-	-	۲۵

نام و پتہ	تعداد			رقم
بابو عبد الغنی صاحب سوداگر انبالہ شہر	۱	-	-	۲۵
بابو عبد الحکیم صاحب انبالہ شہر	۱	-	-	۲۵
صدر صاحب محلہ دار البرکات غربی قادیان	۵	-	-	۱۲۵
شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار۔ کپورتھلہ	۱	-	-	۲۵
سلطان محمود احمد محلہ دار الانوار قادیان	۱	-	-	۲۵
نذیر احمد صاحب چک ۳۰/۱۱۲	۱	-	-	۲۵
قاضی منظور الحق صاحب H.M.I.S اکبر بمبئی	۱	-	-	۲۵
ایم۔ علی انور S/O ۸ سول سپلائیز بنگال	۳	-	-	۷۵
مختار احمد صاحب سنوری R.A.F کلکتہ	۴	-	-	۱۰۰
نصیر احمد صاحب واقف زندگی علیگڑھ	۱	-	-	۵۰
محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر D.B سکول کرتارپور	۱	-	-	۲۵
صوبیدار نور الدین مسلم ونگ کلکتہ	۱	-	-	۲۵
جمعدار رحیم بخش صاحب India Reserve Supply Mom. a.d.	۱	-	-	۲۵
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب جالندھر K.G.R.I.M	۱	-	-	۲۵
عبد الحمید صاحب نمبر ۸۹۸۸ کشٹنی IEME	۱	-	-	۲۵
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب گجروال ضلع جالندھر	۱	-	-	۲۵
لفٹیننٹ چشتی صاحب	۲	-	-	۵۰
انور علی صاحب سب انسپکٹر سول سپلائیز	۳	-	-	۷۵

روزنامہ الفضل
۱۳ مئی ۱۹۴۸ء

مخالف پارٹی

مغربی جمہوریت میں مخالف پارٹی کا وجود ایک مستحسن چیز سمجھا جاتا ہے۔ جمہوریت کے ماہرین کا خیال ہے۔ کہ برسر اقتدار پارٹی کا توازن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایسا مخالف فریق ایوان میں موجود ہو۔ جو حکومت پر نکتہ چینی کرتا رہے تاکہ ارباب حکومت کو اپنی تجاویز کا دوسرا پہلو بھی واضح ہوتا رہے۔ اور اس طرح وہ اپنی تجاویز میں اصلاح کر سکیں۔ نظریاتی نقطہ نظر سے یہ اصول صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ اصول وہیں کامیابی سے کام کرتا ہوا نظر آئے گا۔ جہاں حکومت اور مخالف پارٹی دونوں صحیح معنوں میں اپنے وطن کے خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ برطانوی جمہوریت اس اصول کی کامیابی کی بہترین مثال ہے۔ یہاں جمہوریت کی بنیاد وطن پرستی پر ہے۔ برطانیہ کی تاریخ میں مختلف پارٹیاں مختلف اوقات میں برسر عروج آتی رہی ہیں۔ آجکل لیبر پارٹی کا دور دورا ہے لیکن دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ کہ گو کنزرویٹو خیال اور لیبر خیال میں بظاہر تضاد پایا جاتا ہے۔ لیکن دونو پارٹیوں میں ایک چیز بین طور پر مشترک پائی جاتی ہے۔ اور وہ ہے حب الوطنی۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود حکومت اور مخالف فریق میں بین تضاد کے برطانوی حکومت میں کبھی ایسا حادثہ نہیں ہوا۔ جو کسی دشمن ملک کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ کہا جائے۔ مخالف فریق اپنی مخالفانہ تگ و دو کو ملک کی بہبودی تک ہی محدود رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے آج برطانوی جمہوریت ایک مثالی جمہوریت سمجھی جاتی ہے۔ دوسرا ملک جہاں جمہوریت کامیاب ہے امریکہ ہے۔ یہاں بھی حکومت اور مخالف پارٹی کے درمیان صریح تخالف کے باوجود وہی جذبہ حب الوطنی اور مشترکہ مفاد کار فرما نظر آتا ہے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں جمہوریت میں مخالف پارٹی کا وجود ایک مستحسن بات ہے۔ وہاں یہ امر بھی ضروری ہے۔ کہ مخالف پارٹی اپنے ملک کی اسی طرح ثابت شدہ خیر خواہ ہو۔ جس طرح ارباب حکومت۔ لیکن اگر خدانخواستہ مخالف پارٹی کے عزائم خود ملک کی بنیادیں ہی اکھیڑ دینے کی طرف مائل ہوں۔ اور مخالف پارٹی کے افراد کی حب الوطنی کا جذبہ ثابت شدہ طور پر مجروح ہو۔ تو ایسی مخالف پارٹی نہ صرف یہ کہ غیر مفید ہے۔ بلکہ اس کا وجود ملک و قوم کے لئے عظیم خطرہ ہے۔

خان عبدالغفار خان صاحب نے ایک ایسی ہی پارٹی کی بنیاد رکھی ہے۔ اور آپ کا دعوےٰ ہے کہ پیپلز پارٹی پاکستان میں وہی پارٹ ادا کرنا چاہتی ہے۔ جو جمہوری حکومت میں ایک صالح مخالف پارٹی ادا کرتی ہے۔ لیکن جب ہم ان لوگوں کی گزشتہ ہسٹری پر نظر ڈالتے ہیں۔ جو اس پارٹی کے داعیین ہیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ یہ وہی لوگ ہیں جو چند دن ہوئے خود پاکستان کے قیام کے خلاف سر دھڑ کی بازی لگا کر دشمنان پاکستان کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو شک وشبہ سے بالا ہی نہیں بلکہ پاکستان کا دلی مخالف ہونے کا فخر حاصل نہ ہو۔ ان میں سے کسی نے کبھی ابھی تک اس بات کا ثبوت پیش نہیں کیا۔ کہ ان کی پہلی ذہنیت میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ بلکہ ایسے وجوہات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ ان میں کا ہر فرد محض اس لئے اس پارٹی میں شامل ہوا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اور پاکستان کی جمعیت کو صوبائی اور لسانی تفرقات کے ہتھوڑے سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دشمن کا آسان ترین شکار بنانے کا متمنی ہے۔ ایسی صورت میں جمہوری اصولوں کا سہارا لینا کسی کو فریب میں نہیں ڈال سکتا۔ ہمارے خیال میں اگر یہ دوست بجائے نئے نقاب پہن کر آنے کے بالکل خاموشی سے کام لیں۔ تو قوم و ملک کی زیادہ خدمت کر سکیں گے۔ جس کا وہ زبانی دعوےٰ کرتے ہیں خاصکر جبکہ کوئی ان پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔

ناجائز قبضے

سردار شوکت حیات وزیر مال نے کچھ دن ہوئے اعلان کیا تھا۔ کہ ہم ان لوگوں سے جنہوں نے ناجائز طور پر اراضی یا غیر منقولہ جائداد دبائی ہوئی ہے واپس لینے کے لئے ازسرنو کوشش کرینگے۔ چنانچہ۔ اس مقصد کے لئے اراضی کی پڑتال کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔ جس کے صدر مسٹر اے۔ جی رضا مقرر ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

پاکستان ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی نے بتایا ہے۔ کہ یہ کمیٹی اپنا کام نہائت سختی اور بے دردی سے کر رہی ہے۔ کمیٹی کے خلاف شکایت ہے کہ کمیٹی تمام وہ اراضی جو گورنمنٹ ملازمین کو دے دی گئی تھی واپس لے رہی ہے۔ اور اس نے گویا یہ اصول بنا لیا ہے۔ کہ خواہ کسی مہاجر کو کتنی ہی کم اراضی ملی ہو۔ اس میں سے کچھ نہ کچھ واپس لے لی جائے۔ بعض صورتوں میں ایسے لوگوں کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی ہے۔ جو عارضی طور پر موقعہ پر حاضر نہیں تھے وغیرہ وغیرہ

ہم جہاں یہ امید کرتے ہیں۔ کہ کمیٹی کو زیادہ دانائی سمجھ اور موقعہ شناسی سے کام لینا چاہیئے کیونکہ کمیٹی کی اصل غرض تو یہی ہے۔ کہ جو اراضی ناجائز طور پر کسی نے ہتھیائی ہوئی ہے۔ وہ نکلوا کر حقداروں کو دی جائے۔ وہاں ہم یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ بعض مہاجرین جنہوں نے ناجائز اراضی دبائی ہوئی ہے کمیٹی کے کام سے اس لئے مطمئن نہیں۔ کہ وہ اب ناجائز دبی ہوئی اراضی کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اس لحاظ سے کمیٹی کا کام واقعی بڑا مشکل ہے۔ اور بعض لوگوں کو اس کے کام سے ناجائز رنج ضرور ہوتا ہو گا۔

بہتر یہی ہے کہ جن مہاجرین نے اپنے حق سے زیادہ اراضی دبائی ہوئی ہے۔ اور ایسی مثالیں کوئی تھوڑی نہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ خود بخود فالتو اراضی خوشی سے کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ تاکہ یہ اراضی ان غریب مہاجرین میں تقسیم کی جا سکے۔ جن کو کچھ بھی نہیں ملا۔ اور بے کار ہیں؛

ریلوے یونین کا فیصلہ

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ورکرز ٹریڈ یونین کی مرکزی مجلس عاملہ نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو ہڑتال ۲۷ مئی کو ہونے والی تھی۔ اس کو ملتوی کر دیا گیا ہے

اس بات پر شائد بار بار زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی نہیں ہے۔ کہ ہڑتالوں وغیرہ سے یہاں بد امنی کا آغاز کیا جائے۔ اگرچہ ہم اصولاً ہر قسم کی ہڑتالوں کو اسلامی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں تو اس فعل کا ارتکاب نہ صرف اخلاقاً ہی برا ہے۔ بلکہ صریحاً ملک و قوم کے مفاد سے دشمنی کے مترادف ہے۔ ایسی ہڑتالوں سے حکومت یا صاحبان اقتدار کو کوئی ذاتی نقصان نہیں پہنچتا نقصان اگر پہنچتا ہے تو خود ہڑتال کرنے والوں کو پہنچتا ہے اور عوام کو۔ ریلوے کے ملازمین کی ہڑتال تو ملک و قوم کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ مسافروں کی تکلیف کے علاوہ تجارت کو سخت دھچکا لگتا ہے۔ اس طرح ہڑتالی عوام کو تکلیف دے کر ان کی ہمدردی کھو دیتے ہیں۔ پبلک اور پریس کو بے شک ریلوے کے مزدوروں اور چھوٹے ملازمین سے ہمدردی ہے۔ اور وہ دل سے خواہشمند ہیں۔ کہ ان کے جائز مطالبات مان لئے جائیں۔ لیکن ہماری دانست میں ایسے وقت میں کل ہڑتال کی حمائت نہ تو پبلک ہی کرنے کو تیار ہے۔ اور نہ پریس کا سمجھدار حصہ۔

دوسری طرف ہم حکام سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اب جبکہ یونین نے ہڑتال کو ملتوی کر دیا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ یونین کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کریں۔ اور کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں۔ جس سے مزدوروں اور چھوٹے ملازمین کی شکایات زیادہ سے زیادہ رفع ہو جائیں؛

معاہدوں کی خلاف ورزی

معاصر "نوائے وقت" میں ایک ادارتی نوٹ بعنوان "افسوسناک تضاد" شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ میں مغربی پنجاب سے مسلمان اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے لئے جو دقتیں ہیں۔ ان کو بیان کیا گیا ہے۔ ان دقتوں میں سے زیادہ سے زیادہ افسوسناک وہ دقتیں ہیں۔ جو خود مشرقی پنجاب کی پولیس اور دوسرے با اقتدار حکام پیدا کرتے ہیں۔ مشرقی پنجاب اور ہند یونین عام طور پر ان معاہدات کی تکمیل میں عمداً قاصر رہی ہے۔ جو دونوں ملکوں کی حکومتوں کے درمیان اکثر اوقات ہوتے رہے ہیں۔ مسٹر ولوڈی نے تو یو این۔ او کی حفاظتی کونسل میں صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ معاہدات محض نجی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ یو۔ این۔ او کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جس حکومت کے بڑے بڑے آدمیوں کی یہ ذہنیت ہو۔ اس سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ آجکل قوموں میں یہ غلط ذہنیت ترقی کر رہی ہے کہ حکومتیں کسی اخلاقی اصول کی پابند نہیں ہوتیں معاہدات کو تو محض ردی کا کاغذ سمجھا جاتا ہے۔ آخر یہ حکومتیں کدھر جا رہی ہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

ہر احمدی سے ایک سوال — احمدیت میں شامل ہو کر اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کی؟

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۱۱ ماہ ہجرت۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ہر کام کسی فائدے پیش نظر کیا جاتا ہے

فرمایا انسان جب کوئی کام کرتا ہے۔ تو ضرور کوئی نہ کوئی فائدہ اس کے مدنظر ہوتا ہے۔ اور یہ فائدہ جتنا کم یا زیادہ ہو۔ اسی نسبت سے اس کام کے لئے اس کی کوشش میں کمی یا زیادتی ہوتی رہتی ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ فائدہ حقیقی ہے یا غیر حقیقی۔ درست ہے یا غلط۔ مگر بہرحال کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور وہ اپنے ذہن میں مدنظر رکھتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں ہر کام کی ایسی عادت اسے پڑ جائے۔ کہ خواہ کوئی فائدہ بھی اسے نظر نہ آئے۔ پھر بھی عادتاً وہ اس کام کو کرتا چلا جائے۔ جیسے مثلاً حقہ پینے کی عادت جب کوئی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ یہ سمجھ کر اختیار کرتا ہے۔ کہ سوسائٹی میں عزت حاصل کرنے اور دوستوں سے تعلقات قائم کرنے کے لئے یہ ضروری چیز ہے۔ لیکن لبا اوقات بعد میں اسے اس کی ایسی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ اگر اسے یہ فوائد نہ بھی حاصل ہوں۔ تو وہ اسے چھوڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح نسلی ایمان کے ماتحت انسان جو عقائد اور جو اعمال اختیار کرتا ہے۔ اس میں بھی سوسائٹی کی عزت اور نیک ظنی اسکے مدنظر ہوتی ہے۔ گو ہو سکتا ہے۔ کہ بعد میں وہ عادتاً انہیں کرتا چلا جائے۔ لیکن بہرحال ان تمام کاموں کی عادت کا کم از کم ابتدائی حصہ ضرور کسی فائدے کو مدنظر رکھ کر اختیار کیا جاتا ہے۔

فرمایا بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ علم کو علم کی خاطر حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا جو شخص علم کو صرف علم کی خاطر حاصل کرے وہ بڑی بے نفسی کا ثبوت دیتا ہے۔ حالانکہ اگر اس فقرے کا تجزیہ کیا جائے تو اس کے معنے یہی ہیں کہ علم اپنی ذات میں ہی اتنے فوائد رکھتا ہے۔ کہ ہمیں اس کے بیرونی فائدے کو نظر انداز کر کے بھی محض اس کے اپنے فوائد کی خاطر اسے حاصل کرنا چاہیئے۔ گویا بہرحال بے نفسی تو نہ رہی کیونکہ کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور مدنظر رہا۔

احمدیت کو کیوں قبول کیا؟

فرمایا ہماری جماعت میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں۔ کیا انہوں نے بھی کبھی سوچا ہے۔ کہ کونسے فوائد حاصل کرنے کے لئے انہوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے؟ اگر کوئی فائدہ مدنظر نہیں تو میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ انہوں نے دنیا کی عزت دنیا کے آرام اور عیش و عشرت کے سامانوں کو چھوڑ کر کیوں احمدیت قبول کی۔ آخر کوئی نہ کوئی ضرور ایسی غرض ہونی چاہیئے۔ جس کی خاطر ہم دنیا کو ترک کر کے احمدی بنے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ احمدیت کو ہم نے محض احمدیت کی خاطر مانا ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ احمدیت کس چیز کا نام ہے جیسا کہ آپ لوگوں کا دعوٰے ہے احمدیت تو نام ہے تقوٰے کا نیکی کا نام ہے قربانی اور ایثار اور اخلاص کا۔ احمدیت نام ہے سنجیدگی۔ محنت اور بنی نوع انسان کی خدمت کا۔ اگر یہ درست ہے کہ آپ نے احمدیت کو کسی بیرونی فائدے کی خاطر نہیں۔ بلکہ محض احمدیت ہی کی خاطر قبول کیا ہے۔ تو کیا آپ لوگوں نے یہ تمام باتیں اپنے اندر پیدا کر لی ہیں؟ اگر نہیں پیدا کیں۔ تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے احمدیت کو احمدیت کی خاطر مانا ہے۔ اگر تم دوسرے نقطہ نگاہ سے جواب دو۔ اور یہ کہو کہ احمدیت کو ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر قبول کیا ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا خدا محض زبانی اقرار کر لینے سے خوش ہو جایا کرتا ہے۔ خدا تو خوش ہوتا ہے نیک اعمال سے۔ کیا وہ نیک اعمال تم نے اپنے اندر پیدا کر لئے ہیں۔

فرمایا میں تھک گیا ہوں جماعت کو یہ کہتے کہتے کہ اگر تم نے واقعی سنجیدگی سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ تو تمہیں احمدیت کا کوئی نہ کوئی معیار مقرر کرنا چاہیئے۔ اور اسی معیار کے مطابق قربانی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ معیار چھوٹے سے چھوٹا ہو۔ مگر بہرحال کوئی نہ کوئی معیار ضرور مقرر کرنا چاہیئے۔ اگر احمدیت میں آکر تمہارے اعمال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو اس کا تو یہ مطلب ہو گا۔ کہ تم نے احمدیت کو تسلیم کر کے ایک نعوذ باللہ بے فائدہ کام کیا ہے۔ اور بے فائدہ کام تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں۔ جن کے دماغ میں خرابی واقع ہو گئی ہو۔ ایک عقل و فہم رکھنے والا انسان کبھی بے فائدہ کام نہیں کیا کرتا۔

جماعت لاہور سے خطاب

حضور نے لاہور کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مجھے حیرت ہے کہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود اس جماعت میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی ابھی حال ہی میں گنج کی جماعت نے وہاں جلسہ کیا اور مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ بہت کم لوگ وہاں شریک ہوئے۔ اسی طرح لاہور کے چندوں کی لسٹ مجھے دکھائی گئی۔ اور یہ دیکھ کر میرا دل کانپ اٹھا کہ جماعت کے نصف سے زیادہ ایسے افراد ہیں۔ جنہوں نے سات سات آٹھ آٹھ ماہ سے سرے سے چندہ دیا ہی نہیں۔ حالانکہ میں یہ تحریک کر رہا ہوں کہ اپنی آمدنی کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس وقت سلسلے کو دو۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے کارکن بھی صحیح طریق سے کام نہیں کر رہے۔ وہ یہاں کی جماعت کو ایک زندہ جماعت سمجھ کر اس سے زندوں والا سلوک کرتے ہیں۔ اور بلند معیار کی قربانی کرنے کی انہیں تحریک کرتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح ایک فالج زدہ مریض سے یہ امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ کہ وہ صحت مند انسان کی طرح کام کرے۔ بلکہ اگر اس کے اعضا میں ایک معمولی سی حرکت بھی پیدا ہو جائے۔ تو اسے غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ایسی جماعت سے جس میں گو بعض قربانی کرنے والے بھی ہیں۔ لیکن جس کا ایک بڑا حصہ چندوں میں حصہ ہی نہیں لیتا۔ یہ امید رکھنا فضول ہے۔ کہ وہ اپنی آمدنیوں کا معتدبہ حصہ چندے میں دے دیگی۔

کچھ نہ کچھ ضرور چندہ دو

یہاں کے کارکنوں کو چاہیئے کہ پہلے وہ اپنے ایمان کا محاسبہ کریں۔ اور پھر جماعت کے نادہند طبقہ میں حرکت پیدا کرنے کے لئے انہیں آہستہ آہستہ اور قدم بقدم ترقی کی طرف لے جانے کی کوشش کریں۔ مثلاً انہیں کہیں کہ خواہ ایک پیسہ ہی سہی۔ مگر بہرحال کچھ نہ کچھ انہیں ضرور چندے میں دینا شروع کر دینا چاہیئے حتیٰ کہ اگر وہ اپنی ٹوٹی ہوئی جوتی بھی چندے میں دے دیں تو لے لو۔ کیونکہ اس سے کچھ نہ کچھ تو ان میں حرکت پیدا ہو گی۔ اور یہ حرکت ہمیں اس امر کی امید دلا دے گی۔ کہ آہستہ آہستہ وہ ہمارے ساتھ چلنے کے قابل ہو جائینگے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کارکن اس طریق سے کام کریں۔ اور شہر کی وسعت کو دیکھتے ہوئے اگر ایک یا دو یا تین انسپکٹر بھی چندوں کی تشخیص اور وصولی کے لئے رکھ لئے جائیں۔ تو جماعت کا نوے فی صدی حصہ بچ جائے گا۔ پھر اگر دس فیصدی حصہ ایسا ہو۔ جو کسی طریق سے بھی اصلاح نہ کرے۔ تو اسے جماعت سے نکالا جا سکتا ہے

اعلان اخراج و مقاطعہ

منشی سلطان احمد صاحب واقف زندگی کو جو محمد آباد سٹیٹ میں کام کرتے تھے بغیر اجازت ڈیوٹی سے غیر حاضر ہونے کی بناء پر اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کوئی دوست ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

نائب ناظر امور عامہ

بیرونجات کی لجنات کے لئے

ضروری اعلان

چونکہ دینیات کی تعلیم کے لئے سب سے زیادہ یہ دقت پیش آتی ہے۔ کہ پڑھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ اس لئے یہ تجویز پاس کی گئی ہے کہ مرکز میں ایک درسگاہ کھولی جائے۔ جس میں بیرونجات کی لجنات ایک یا دو عورتیں پڑھنے کے لئے بھجوائیں وہ اپنا کورس مکمل کر کے پھر اپنی لجنات میں جا کر پڑھائیں۔ تمام بیرونی لجنات اس کام کے لئے جن بہنوں کو چنیں۔ ان کو رمضان المبارک کے مہینہ کے لئے تیار کریں۔ جس وقت مردوں کے لئے تعلیم القرآن کلاس کھلے گی۔ اس وقت آپ کا بھی انتظام کیا جائے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رتن باغ لاہور

تصحیح:۔ کل کے الفضل میں اخبار احمدیہ میں جو اعلان کیا گیا ہے اس میں لڑکی کا نام غلطی سے

قادیان ہمارا مرکز

از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

ہندوستان سے جو مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ اب اگر پھر حالات اجازت دیں تو ان کو اپنے اپنے وطنوں کو واپس جانے میں تردد نہ ہوگا۔ حالانکہ ان میں سے ایک کثیر حصہ ایسا ہے۔ جس کو زراعت کے لحاظ سے زمینیں بہت اچھی ملی ہیں اور اسی طرح مکانات وغیرہ بھی ان سے زیادہ بہتر ہیں بہ نسبت ان کے جو انہوں نے ہندوستان میں چھوڑے ان کو یہ بھی پرواہ نہیں کہ ان کے سب مال و متاع لٹ چکے ہیں۔ اور اب ان کو صرف ان کی زمین اور ٹوٹے پھوٹے مکانات ہی مل سکیں گے مگر فطری طور جو ہر انسان کو اس جگہ سے تعلق ہوتا ہے۔ جہاں کہ وہ پیدا ہوا اور پھر عمر کا بیشتر حصہ گزارا۔ اور جہاں ان کے آباء دفن ہیں۔ اس کو پانے کے لئے وہ بڑی سے بڑی چیز بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جذبات کچھ اس قسم کے ہمارے اوپر اثر رکھتے ہیں۔ کہ ایک ہی چیز ایک شخص کے خیالات میں ایک طوفان پیدا کر دیتی ہے۔ اور وہی چیز کسی دوسرے کے لئے اتنی بھی اہمیت نہیں رکھتی کہ وہ اس کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ ایک پرانا گھر۔ ایک ٹوٹی ہوئی دیوار۔ ایک اجڑا ہوا کوچہ کچھ پھٹے پرانے کپڑے جو ایک شخص کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہی چیزیں ایک دوسرے شخص کے لئے ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں اس کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ میں جو مالی نقصان ہوا۔ وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں پورا ہو ہی جاوے گا۔ کیونکہ یہ سب دولت آنی جانی ہے۔ آج ہے تو کل نہیں مگر جذباتی رنگ میں جو لاکھوں انسانوں کی دنیا اجڑی اس کو پھر کوئی نہ بسا سکیگا۔ یہ ایک ایسا زخم ہے۔ جو کہ ناسور کی طرح ہمیشہ ہی سبز رہیگا اور یہ خلش ان سب کے دلوں میں اسی طرح رہیگی جب تک کہ یہ سانس چلتی رہے گی اور یا پھر یہ کہ جب تک اس چیز کو پا نہ لیں گے۔ جس کے لئے کہ ان کے دل تڑپ رہے ہیں۔ یہ حال صرف مسلمانوں کا ہی نہیں۔ بلکہ غیر مسلموں کی حالت بھی بعینہٖ ایسی ہے۔ مجھے قادیان میں رہنے کے دوران میں بہت سے ہندو سکھوں سے ملنے کا موقعہ ملا اور ان کی باتوں سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا ان کے دلوں میں اپنے آبائی گھروں کو واپس جانے کے لئے آگ لگی ہوئی ہے۔ اور بہت ان میں سے ایسے تھے۔ جو کہ یہ کہتے تھے اگر ان کی آنکھیں بھی باندھ دی جاویں تو بھی وہ اپنے گھروں کو پہنچ جاویں گے۔ اور چونکہ مشرکوں کے حوصلے یوں بھی پست ہوتے ہیں۔ بعض تو ان میں سے ایسے تھے کہ جو کہ سب کے سامنے رونے لگ جاتے تھے۔ اور ان سب کو دیکھ کر حیرت ہوتی کہ یہ آگ جو لاکھوں دلوں کو خاک کر رہی ہے۔ کیسے بجھیگی۔ اور پھر یہ خیال آتا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی تباہی اور نہ صرف جسمانی تکلیف بلکہ روحانی آگ کس لئے لگائی جس سے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی چین نہیں۔ مگر پھر ساتھ ہی اس کا جواب بھی دل میں پیدا ہوتا کہ یہی چیزیں تھیں کہ جو کہ ہمارے اور ہمارے خدا کے درمیان حائل تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں چاہا کہ اس کے بندے اس کو پہچانیں۔ اس کے لئے اس نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی بھیجا۔ جس نے اپنی تمام زندگی اس کام میں صرف کر دی۔ پھر یہی کام اس کے خلفاء سرانجام دیتے رہے۔ یہ مہلت آخر کب تک ملتی۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ دوسروں کو تو صرف ایک ہی آگ کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ہمارے لئے دو آگیں خدا نے مقدر کیں۔ اور دوسری آگ پہلی آگ سے کہیں بڑھ کر تھی۔ قادیان۔ ہمارا وہ مرکز جس میں کہ اس سلسلہ کی پیدائش ہوئی۔ جس میں کہ ہمارا پیارا نبی اور سینکڑوں بزرگ مدفون ہیں اور جس بستی کی ایک ایک اینٹ ہمارے لئے تقدیس رکھتی ہے۔ اور ہر کوچہ اور ہر گلی ہمارے خیالات میں ایک تلاطم پیدا کر دیتی ہے۔ جہاں اس بستی میں رہنے سے ہماری ... روحوں کو ایک سکون ملتا تھا۔ آج اس کے خیالات سے ایک طوفان بے پناہ ہمیں پامال کر رہا ہے۔ جہانتک قادیان کا سوال ہے یہ جدائی عارضی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہوا۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ پھر اس قسم کے اسباب پیدا کر دے کہ ہم پھر اسی طرح اس بستی میں آباد ہوں۔ اور اس کے مقدس مقامات اور اللہ تعالیٰ کی برکات سے اسی طرح مستفیض ہوں۔

مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اس امتحان میں اللہ تعالیٰ کی ایک یہ حکمت بھی تھی۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا۔ اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہم میں سے بہت لوگ ہیں۔ جو کہ بجائے اس کے کہ اس حکمت کو سمجھتے اور خدا کے اس فضل سے فائدہ اٹھاتے۔ شکایت کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ان کے دل میں شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ گویا کہ قادیان ایسی جگہ تھی اور احمدی وہ مخصوص لوگ تھے کہ ان کو اس امتحان سے گذرنا نہ چاہیئے تھا حالانکہ ان کو یہ سوچنا چاہیئے اس امتحان میں سے تو سب پہلی جماعتیں گذر چکی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو ہجرت کرنی پڑی۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود بھی ہجرت کی۔ اور ان کے متبعین کو بھی کرنی پڑی۔ اور اگر اب مثیل مسیح کی قوم کو اس ہجرت کے امتحان میں ڈالا گیا تو کیا عجب۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے لئے یہ امتحان اس رنگ میں زیادہ کٹھن ہے کہ ہمیں اس وقت اس محبوب بستی کو چھوڑنا پڑا جبکہ۔ اس جماعت کی پیدائش کو پچاس برس سے بھی اوپر ہو چکے تھے۔ اور ہمارا پیارا مسیح اور دوسرے اصحاب وہاں مدفون ہیں۔ اور اسی طرح دوسرے شعائر وہاں ہیں۔ مگر اس کے باوجود خدا کی رحمت کی ایک کھڑکی بھی اس کے ساتھ کھلی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مخلصین کے ایک گروہ کو توفیق دی کہ وہ قادیان میں رہیں اور اس بستی کی مساجد کو آباد رکھیں۔ اور ان روحوں کے لئے دعا کریں۔ اور ان پر درود بھیجیں۔ جو کہ وہاں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں حکمت ہوتی ہے۔ اور موجودہ امتحان جس سے ہماری طبائع رنجیدہ ہیں اور ہمارے دل دکھے ہوئے ہیں۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے انعامات مضمر ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس میں احمدیت کی ترقی اور اس کے غلبہ کی کنجی ہے جس کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وعدہ دیا ہے۔ جہاں ہماری اصلاح کا راستہ کھلا ہے۔ وہاں تقدیر الٰہی انعامات کو بھی پورا پورا دینے کے لئے حرکت میں آئی ہے۔ اس لئے ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اپنی ہمتوں کو اور بھی بلند کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ کامیابی اور فتح کا نقارہ بجے۔ بعض لوگوں کو اس بات سے بھی دھوکا لگا۔ کہ ہجرت صرف نبی کے ساتھ ہی وابستہ ہوتی ہے۔ ایک احمدی کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے۔ ہجرت کی پیشگوئیاں بعض وقت خلفاء کے وقت بھی پوری ہوتی ہیں۔ اور اگر بنی اسرائیل کے نبیوں کے بارہ میں اس قسم کی خصوصیت جانی بھی جاوے تو بھی اس بات کا حل حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کر دیتا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور پھر مصلح موعود کے درجہ کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات ایسے ہیں کہ جس سے ان پر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا الہام ہے۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا پھر یہ ہے۔

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

جس شخص کے بارے میں خدا نے پہلے ہی بتایا کہ اس کے مقام کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو اس کے زمانہ پر تو رسول بھی ناز کریں گے اس کے زمانہ میں اگر ہجرت ہوئی تو کیا ہوا۔ مصلح موعود کے ساتھ احمدیت کی بہت ترقیاں وابستہ ہیں۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی سنت سے بالکل بے بہرہ ہوگا۔ جو یہ تو سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات تو نازل ہونگے۔ مگر اس کے لئے کوئی قربانی اور کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی جو کسان اپنے کھیت میں کاشت نہیں کرتا اور محنت سے کام نہیں لیتا۔ اس نے فصل کو کیا کاٹنا۔ حقیقت یہی ہے۔ جو لوگ اس وقت اپنے دلوں کو مضبوط رکھیں گے۔ اور استقامت سے کام لیں گے۔ انعاموں کے وارث وہی ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق بہت سے وہ دوست جو کہ اپنی عمروں کا بیشتر حصہ گزار چکے ہیں۔ اس لئے لاہور آئے ہوئے ہیں کہ جب قادیان کھلوائے جاوے۔ تو وہاں اس مقصد کے لئے جاویں کہ قادیان خواہ جب بھی ہمیں واپس ملے وہ واپس نہ آویں گے اگر خدا نے ان کی زندگیوں میں یہ انعام دیدیا جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا، تو یہ اس کی مہربانی ہے ورنہ تو جس مسیح کے لئے انہوں نے اپنا سب کچھ چھوڑا تھا۔ اسی کے قرب میں اپنا آخری ٹھکانا بنائیں گے تا جس طرح ان کی

ساری زندگی اس کے قرب میں گذری - مرنے کے وقت بھی ان کو وہی قرب حاصل ہو- اور پھر قیامت کے دن بھی اس کے پاس ہوں۔ جب قادیان ہمیں مجبور ہو کر چھوڑنا پڑا - تو مجھے اس خیال سے ہمیشہ تکلیف ہوتی رہی - کہ وہ لوگ جو ابھی جوان ہیں - ان کے لئے تو طبعی طور پر ابھی کچھ جینا ہے - مگر وہ لوگ جنہوں اپنی عمروں کا بیشتر حصہ قادیان میں گذارا - اور اس انتظار میں گذارا . . . . کہ جب بھی خدا کی طرف سے ان کو بلاوا آوے - تو جس طرح انہوں نے تمام زندگی دارالامان میں اپنے مسیح کے قدموں میں گزادی - مرنے کے بعد بھی وہ اس کے قریب ہی رہیں - اب قادیان سے نکلنے کے وقت ان کے دلوں کی کیا کیفیت ہو گی - اور یہ خیال میرے دل پر ہمیشہ بوجھل رہتا - مگر اللہ تعالےٰ رحیم اور کریم ہے - اس نے یہ موقعہ بھی پیدا کر دیا - اور ان کی اس خواہش کے پورا ہونے کے اسباب بنا دیئے قادیان جبکہ پہلے ایک گمنام بستی تھی - تو انہیں لوگوں نے اسے آباد کیا تھا - اور یہی لوگ اس چھوٹی سی بستی کی رونق اور روح رواں تھے - اب پھر خدا نے یہی چاہا کہ یہی لوگ اس کے دوبارہ آباد ہونے کا آغاز کریں۔ اور اپنی دعاؤں اور قوت قدسیہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جاذب بنکر اس کی ترقی اور احمدیوں سے دوبارہ آباد ہونے کی بنیاد ڈالیں - ہر حکومت کو اپنی اپنی فوج کے بعض دستوں پر ناز ہوتا ہے - احمدیوں کی بھی یہ وہ فوج ہے - جو کہ نہ صرف ہمارے لئے قابل فخر ہے - بلکہ آنے والی نسلیں بھی ان کو فخر سے یاد کریں گی - کیونکہ ان کے پاس وہ توپخانہ ہے - جس کا منبع خدا کے عرش تک ہے

درخواستہائے دُعا !!

میرے بھانجے عزیز عبدالسلام صاحب جو میٹرک سے لے کر بی اے تک پنجاب یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑتے رہے ہیں - آجکل کیمبرج میں تعلیم پا رہے ہیں - ان کا آخری امتحان ۲۹ رمئی کو ہو گا - میں تمام احباب جماعت احمدیہ سے اس عزیز کی شاندار کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں - خاکسار فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ

(۲) میرا لڑکا ناصر احمد عمر ایک سال چھ یوم سے بخار اور پیچش سے بیمار ہے - تمام بزرگان سے درخواست ہے - اسکی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔ چوہدری محمد منیر کلرک الفضل

یاد رفتگان

از عبدالحفیظ خانصاحب اے - ایس - ایم سلطان پورہ لاہور

میری نانی اماں محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی کی وفات مورخہ ۱۶ کو بروز جمعہ مختصر سی علالت کے بعد ہوئی - گو مرحومہ موصیہ تھیں لیکن افسوس لاش قادیان دارالامان میں نہ لے جائی جاسکی - ور اماناً نوشہرہ تحصیل پسرور میں ہی دفن کرنی پڑی - نانی اماں کی عمر ۸۵ سال کے لگ بھگ تھی - ان کی صحت خدا کے فضل سے بالعموم بہت ہی اچھی رہی - آخری عمر میں بائیں آنکھ میں چوٹ لگ جانے سے سحت دن بدن گرنی شروع ہوئی - لیکن پھر بھی خود ہی سب گھر کا کام کاج بخوبی کر لیا کرتیں - مرحومہ نے خاوند کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے دی - اور آخری دم تک اس عہد کو نہایت احسن طریقے سے نبھایا - احمدیت کے ساتھ از حد محبت تھی - چنانچہ اپنے خاوند کے ساتھ تمام چندوں کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں - اور کسی بھی نیکی میں ان کا قدم پیچھے نہ رہا - سوائے آخری ایک سال کے جلسہ سالانہ پر باقاعدگی کے ساتھ قادیان جاتیں اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے پاس ضرور حاضر ہوتیں اور بہت ہی خوشی محسوس کرتیں - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندانِ نبوت سے دلی عقیدت رکھتی تھیں - باوجودیکہ بیماری کیوجہ سے بیہوشی طاری تھی - لیکن پھر بھی حضرت امیر المومنین کو دعا کے لئے لکھنے کی خواہش نہایت رقت اور بھرائی ہوئی آواز میں کی - نمازوں میں باقاعدگی آخری دم تک رہی - قرآن شریف بلاناغہ تلاوت کرتیں - اور اپنے تمام بچوں کو اس کے پڑھنے اور سمجھنے کی تلقین کرتی رہتیں - بچوں سے ہمیشہ کمال شفقت اور مہربانی سے پیش آتیں - بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور رحم کا جذبہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت وافر عطا فرمایا تھا - نوشہرہ کے لوگوں کے ساتھ ان کا سلوک ہمیشہ فیاضانہ اور غریب پروری کا رہا - کسی سوالی کو بھی دروازے سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں - اور باوجود مذہبی اختلاف کے وہاں کے لوگ کیا غیر مسلم اور کیا غیر احمدی سبھی ان کو بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے - اور رشتے ناطوں کے موقعہ پر ان سے صلاح و مشورہ لیا کرتے اور جو بھی فیصلہ کرتیں اسے منظور کرتے اور اسے اپنے لئے بابرکت اور نیک خیال کرتے جب احرار کا فتنہ اٹھا تو اس سے ہمارے گاؤں کے غیر احمدی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے - اور تمام نیکیوں اور احسانوں کو بالائے طاق رکھ کر مختلف طریقوں سے احمدیوں کو دکھ دینے لگے - اور چونکہ میرے نانا ماسٹر عبدالعزیز صاحب اپنے گاؤں میں اولین احمدی تھے - اور انہی کے ذریعے سے نوشہرہ میں احمدیت پھلی پھولی - اس لئے ہمارے خاندان کو خصوصیت سے ایذا دہی کا تختہ مشق بنایا گیا - نانی اماں کو قدرتی طور ان احسان فراموشی کے واقعات سے رنج پہنچتا تھا - لیکن پھر بھی اپنے حسن سلوک میں کمی واقع نہ ہونے دی - اور اگر ہم میں سے کوئی اشارۃً بھی اسے برا مناتا تو آپ اس سے خفا ہو جاتیں - ان کا دیور غیر احمدی اور احمدیت کا سخت مخالف تھا - لیکن پھر بھی چونکہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی - اس لئے اپنے تمام بچوں کو اس کی خدمت کرنے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہتیں - یگانہ و بیگانہ کی حسب استطاعت امداد سے کبھی گریز نہ کیا - جب سے میں نے ہوش سنبھالا - میں نے ہمیشہ ان کو اپنا غمگسار مددگار دعائیں کرنے والا پایا - ملنساری اور محبت و شفقت ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔ افراد خاندان کو نقطہ واحد پر جمع کرنے کے لئے ہمیشہ پیار اور اتفاق کی نصیحت کرتیں گھریلو تنازعات نہایت احسن طریقے سے سلجھا دیا کرتیں - اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ دیتیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کیا ہوا تھا - صاحب اولاد کے ساتھ صاحب جائداد بھی تھیں - مزاج نرم اور شگفتہ تھا خندہ پیشانی سے ملنا ہمیشہ ان کا دستور اور شیوہ تھا - معاملات کی بہت صاف اور سنجیدہ تھیں خودداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی - وعدہ کی پکی اور قول کی سچی تھیں - اپنے بڑے سے بڑے دشمن کی بیمار پرسی کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتیں - اور ان کے رنج وغم میں شریک ہوتیں۔ خدا اور اس کے رسول کی عاشق اور حضرت امیر المومنین کے ادنےٰ اشاروں پر لبیک کہنے والی بزرگ ہستی ہمیں ہمیشہ کے لئے قلب حزیں میں چھوڑ کر رخصت ہو گئیں - مبارک وجود آئے اور چلے گئے - لیکن ان کی نیک باتیں دوسروں کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہوتی ہیں اور وہ نہایت ہی خوش قسمت ہوتا ہے جو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے - پس جہاں ہم ان کے بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ نانی اماں کی نیکیوں کی میزان کو اس قدر بھاری کر دے کہ حساب کی نوبت ہی نہ آئے - اور اللہ انہیں اپنی رحمت اور فضل کے کمال سے انہیں جنت النعیم میں داخل فرمائے - وہاں اللہ تعالےٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے نیک نمونے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے ؎

ایھا الغائبون عنا وان کنتم
لقبلی بذکرکم جیرانا

اے ہم سے غائب ہونے والے اگرچہ تم میری نظر سے غائب ہو - مگر تمہاری یاد کے باعث میرا دل تمہارے پاس ہوتا ہے -

---

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مجاہد جنوبی امریکہ کی علالت

بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ کا لنڈن میں ۱۲/۹ حالی کو پسلی کے نیچے اپریشن ہو رہا ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور مولوی صاحب کی صحت کے واسطے متواتر دعائیں فرماتے رہیں -

(وکیل التبشیر)

احمدی محبوسین سندھ کیلئے دعا کی درخواست

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں - احباب کی خدمت میں عرض ہے - کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالےٰ یہ مصیبت ٹال دے یہ تمام نوجوان تحریک جدید کی اراضیات کے منتظمین میں سے ہیں -

(چوہدری فتح محمد سیال ایم اے)

نادہندگان چندہ اور عہدہ داران کا فرض

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سب کمیٹی بجٹ سے یہ سفارش کی تھی جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی منظور فرما لیا تھا کہ :-

"جو عہدہ داران بے شرح اور چندہ نادہندگان افراد کی رپورٹ مرکز میں نہیں کرتے۔ ان کی متعلق کمیٹی کی یہ رائے ہے۔ کہ پہلے تو ان کو فہمائش کی جائے۔ اور اس پر بھی اگر تبدیلی پیدا نہ ہو تو ایسے عہدہ داران کے نام اخبار میں شائع کئے جائیں۔"

اُمید ہے۔ عہدیداران جماعت ایسا موقعہ ہی نہ آنے دیں گے۔ کہ اُن کی غفلت کا اعلان اخبار میں کرنا پڑے۔ اور قبل اس کے کہ یہ وقت آئے۔ وہ خود ہی اپنے فرض کو ادا کرنے میں مستعدی سے کام لیں گے۔ پس عہدیداران کا فرض ہے۔ کہ تمام نادہندگان کو فوراً ایک ماہ کا نوٹس دیدیا جائے کہ وہ اس معین عرصہ میں چندہ جات کے تمام بقائے ادا کر دیں۔ اور اگر اس عرصہ میں بھی وہ اپنے چندے ادا نہ کریں۔ تو اُن کے متعلق مفصل رپورٹ مجلس عاملہ مقامی کی سفارش کے ساتھ مرکز میں بھجوا دی جائے۔ تا کہ ایسے لوگوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی جاسکے۔ کیونکہ ایسے نازک موقعہ پر بھی جو شخص سلسلہ کی خدمت میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ ہرگز کسی رعایت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ (ناظر بیت المال)

سردست تو بقایا بھی اس میں سے ادا ہوتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں کہ:-

جو احباب پچیس سے پچاس فی صدی کی شرح سے ماہوار چندہ ادا کر رہے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ تو وہ اس میں سے ادا کر سکتے ہیں:-

پس ایسے احباب جو پچیس سے پچاس فی صدی کی کسی شرح سے ماہوار دے رہے ہیں۔ اگر ان کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہو۔ تو اُسے اگر وہ دفتر اول کے چودھویں سال کے مجاہد ہیں۔ تو چودھویں سال کے ساتھ اپنے بقایا کی رقم شامل کر لیں۔ اور اس کی ادائیگی کی تقسیم ایسی کریں۔ کہ اُن کا چودھویں سال کا چندہ اور بقایا کی رقوم ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء تک بہرحال پوری ادا ہو جائیں۔ ۳۰ نومبر ۴۸ء کو ان کے ذمہ تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال تک کچھ بقایا نہ رہے:- اگر دفتر دوم کے سال چہارم کے مجاہد ہیں اور ان کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ تو بقایا رقم کو سال چہارم کے ساتھ ملا کر اتنی ماہوار قسط مقرر کریں۔ کہ ۳۰ نومبر ۴۸ء تک دفتر دوم کے سال چہارم تک بقایا صاف ہو جائے۔ تحریک جدید کے مجاہدوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے وعدوں کی رقوم جلد سے جلد ادا ہونا ضروری ہیں۔ اس لئے کہ اگلے مہینے میں تحریک جدید کی طرف سے غیر ممالک میں جو مبلغ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کو ششماہی اوّل کے اخراجات پیشگی بھیجے جانے ضروری ہیں۔ اس لئے تحریک جدید کے مجاہدوں کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے ہونے چاہئیں۔ تا اخراجات کی روانگی بروقت ہو سکے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

برطانیہ میں پانچ لاکھ سیاحوں کی آمد

لندن (بجری تار) اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس موسم گرما میں سمندر پار سے پانچ لاکھ سیاح برطانیہ میں آئیں گے۔ ان سیاحوں کی آمد کی وجہ سے برطانیہ کو تقریباً تیرہ کروڑ روپیہ وصول ہوگا۔ بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مسٹر ہیرلڈ ولسن نے ایک پریس کانفرنس میں برطانیہ کی اس آمدنی کو "غیر مرئی برآمد" کا نام دیا ہے (ر ب ڈ۔ س)

ملایا کے اخبار نویسوں کا وفد برطانیہ میں

لندن (بجری تار) ملایا کے اخبار نویسوں کا ایک وفد آج کل یہاں ہے۔ اس وفد میں ملایا کے انگریزی، چینی اور ملائی زبانوں کے اخباروں کے سات نمائندے شامل ہیں۔ ان اخبار نویسوں کی سیاحت کا انتظام مرکزی دفتر اطلاعات نے کیا تھا۔ اخبار نویسوں کا یہ وفد ۱۲ مئی تک برطانیہ میں رہے گا:-

پتہ مطلوب ہے!

ساون ولد محمد بخش صاحب موصی ساکن نابھہ محلہ پانڈو سر ضلع الور ریاست نابھہ:- شیخ قدرت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نابھہ سٹیٹ ضلع الور اپنے پتہ سے اطلاع دیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ لاہور)

جماعتوں کیلئے ضروری انتباہ

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بار بار احباب جماعت کو بیدار کیا ہے۔ اور وارننگ دی ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کے مطابق عمل بنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ ۲۷-۶-۴۷ کے خطبہ جمعہ میں بھی زندگیوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تا خدا کا رحم آئے اور امن و امان کی صورت پیدا ہو۔ اس سے قبل مجلس مشاورت پر بھی حضور نے جماعت کے کمزور حصہ اور سست طبقہ کو ہشیار کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"اگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔ تو شاید میں اس طبقہ کو جماعت سے خارج کر دوں۔ جو لوگ اب بھی کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ خدائی جماعت میں رہ سکیں۔ وہ ہم میں سے نہیں ہیں اس لئے اُن کا ہم میں سے نکل جانا ہی بہتر ہے" (الفضل ۷ مارچ)

نظارت تعلیم و تربیت حضور کا ارشاد یاد دلا کر جماعتوں کو متنبہ کرتی ہے اور عہدیداران اور احباب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے ہاں تنظیم جماعت کو مضبوط بنائیں۔ نمازوں کو وقت پر باجماعت ادا کرنے کی سختی سے پابندی کی عادت ڈلوائیں۔ اور سچے معنوں میں اسلام کا نمونہ پیش کریں:-

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

نقد و نظر

مصور استقلال ہفتہ وار

مصور استقلال ہفتہ وار کا پہلا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ یہ خوبصورت اور حسین اخبار مغربی پنجاب کے محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے شائع ہوا ہے لکھائی چھپائی کا غذ نہایت اعلیٰ ہے۔ ہر صفحہ رنگین ہے۔ اور اخبار کیا بلحاظ ظاہری حسن اور کیا بلحاظ باطنی خوبیوں کے قابل دید ہے۔ مضامین نظم و نثر نہایت اعلیٰ ہیں۔ سید امتیاز علی صاحب کا مضمون "مسلے ہوئے پھول" اور حسن عسکری صاحب کا مضمون "اسلامی فن تعمیر کی روح" واقعی نہایت شاندار مضمون ہیں۔ خاصکر اسلامی فن تعمیر کی روح تو ہماری نظر میں اپنی قسم کا بہترین تحقیقاتی مقالہ ہے۔ جس میں آرٹ کا اسلامی نقطہ نظر نہایت قابلیت سے پیش کیا گیا ہے (ادارہ)

پاکستان کا سٹیٹ بنک معرض وجود میں آگیا

کراچی ۱۲ رمئی۔ کراچی سے "نوائے وقت" کے نامہ نگار خصوصی نے یہ اطلاع دی ہے کہ سوموار کو گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے تحریری حکم سے پاکستان کا سٹیٹ بنک معرض وجود میں آگیا۔ مملکت پاکستان کے اس مرکزی بنک کے پاس تین کروڑ روپے کا سرمایہ ہوگا۔ جس میں سے ۵۱ فیصدی سرمایہ حکومت پاکستان لگائے گی۔ اور باقی ماندہ ۴۹ فیصدی سرمایہ کیلئے عوام حصص خرید سکیں گے۔ ہر ایک حصہ ایک سو روپے کی مالیت کا ہوگا۔ کسی شخص کو پانچسو سے زائد حصص خریدنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کم تعداد میں حصص طلب کرنیوالوں کی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ توقع ہے کہ دس دن تک حصص کی فروخت کا کام شروع ہو جائیگا۔

موجودہ صوبائی حدبندیوں کو ختم کرنے کی تجویز

کراچی ۱۲ رمئی۔ نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ سیاسی حلقوں میں یہ سوال زیر بحث ہے کہ مغربی پاکستان کی موجودہ صوبائی حدبندیوں کو ختم کر کے ایک حکومت کے قیام کی تجویز دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہوگی یا نہیں؟ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم اس تجویز پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ مالی ماہرین نے اس تجویز کی حمایت کی ہے ان کی رائے میں موجودہ انتظام نظم و نسق ہی خرابیاں پیدا کرنے کا ہی موجب نہیں مسرفانہ بھی ہے چار حکومتوں کی بجائے ایک حکومت کاروبار حکومت کو بہتر طریقہ پر اور کفایت سے چلا سکتی ہے۔ اگر یہ تجویز دستور ساز اسمبلی میں پیش کی گئی تو غالب امکان ہے کہ اس کی زیادہ مخالفت نہیں ہوگی۔ اور ایوان غالب اکثریت سے اس تجویز کو منظور کرے گا۔ دستور ساز اسمبلی میں اکثریت مشرقی پاکستان کے ممبروں کی ہے انہیں اس تجویز کی تائید کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب اس مسئلہ پر کابینہ پاکستان میں غور ہوگا۔ اور مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں کے وزرا سے بھی مشورہ کیا جائیگا

پاکستان میں سیکورٹی پرنٹنگ پریس

کراچی ۱۲ رمئی۔ پاکستان میں سیکورٹی پرنٹنگ پریس قائم کرنے کے انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچ گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ایک مشہور برطانوی فرم کا تعاون حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور پاکستانی نوجوان جلد ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے برطانیہ بھیجے جائینگے۔ مقامی حالات اور پریس کی جگہ متعین کرنیکے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

—— کراچی ۱۲ رمئی مغربی پنجاب یونیورسٹی کی کیمیکل لیبارٹریوں کے ڈائرکٹر مسٹر بشیر احمد لندن میں رائل سوسائٹی ایمپائر سائنٹفک کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ہمارے راستے بیشک مختلف ہیں لیکن نصب العین ایک ہے

عوامی جماعت کے صدر خان عبدالغفار خاں کا بیان

لاہور —— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے —— ۱۲ رمئی

آل پاکستان پیپلز آرگنائزیشن" کے صدر اور مشہور سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خاں نے اخباری نمائندوں کو خاص انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا۔ ہم سب کا نصب العین ایک ہے کہ پاکستان متحد رہے اور دشمنوں کے خطرات سے محفوظ رہے اُس نصب العین تک پہنچنے کیلئے راستے مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہم سب کو اپنے اپنے دائروں میں خلوص سے کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی سرگرمیوں کو ہمدردانہ نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اور جہاں کہیں متحد ہو کر کام کرنے کی صورت نکلے متحد ہو کر تعاون کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے اس تنظیم پر تنقید اور نکتہ چینی کرنے والوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ کو اس عوامی جماعت کے آئین کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ غلطیوں اور کمزوریوں کی طرف برادرانہ طور پر اشارہ کرنا چاہیئے اور اگر اسی میں بہتری نظر آئے تو جماعت کے معاشی اور سماجی پروگرام کے ساتھ تعاون کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ آپنے کہا میری یہ نئی جماعت صرف مفلس اور مفلوک الحال عوام کی امداد کیلئے معرض وجود میں آئی ہے۔ آخر میں جماعت کے حامیوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ سب کو اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر جان کر حاجتمند اور غریب عوام کی خدمت کیلئے کوشاں ہو کر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دینی چاہئیں۔ ہم انشاءاللہ عوامی جماعت کے پروگرام کو پاکستان کے چپے چپے پر پہنچا ئینگے۔ آخر میں آپ نے جماعت کے حامیوں اور غریبوں اور مفلوک الحالوں کی امداد کے لئے لبیک کہکر آگے آنے والوں کا شکریہ ادا کیا

مغربی پنجاب کا وزارتی قضیہ

کراچی ۱۲ رمئی کل صبح گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی۔ وزیر اعظم خان آف ممدوٹ۔ وزیر مالیات میاں ممتاز دولتانہ، وزیر مال سردار شوکت حیات خاں اور وزیر تعلیم شیخ کرامت علی نے گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی توقع کے مطابق آج کی ملاقات میں مغربی پنجاب کے وزارتی مسائل زیر غور رہے

نظام دکن کا یوم ولادت

حیدر آباد ۱۲ رمئی۔ حضور نظام دکن کے یوم ولادت کی خوشی میں ریاست کی انجمن اتحاد المسلمین کے ایک لاکھ رضا کاروں نے کل حیدر آباد میں پریڈ کی جہاں مجلس کے صدر سید قاسم رضوی نے ان سے سلامی لی۔ آج کے مظاہرہ میں موٹر سائیکلوں کا ایک سکویڈرن اینٹی گیس سکویڈرن۔ لاریاں ایمبولنس یونٹ اور وائرلیس سیکشن کے علاوہ محلہ بلیٹین بھی شامل ہوئیں۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مسٹر پامین رنبیری اپنے محلہ کے یونٹ کی قیادت فرما رہے تھے۔ رضاکار اسلحہ کے بغیر تھے صرف پلاٹون کمانڈروں کے پاس ننگی تلواریں تھیں جو بینڈ۔ تماشائیوں کو فوجی میوزک سے محظوظ کر رہے تھے کئی لاکھ کے ہجوم نے رضاکاروں کی پریڈ دیکھی

عربوں کو مشکلات درپیش ہیں

بیروت ۱۲ رمئی لبنان کے وزیر داخلہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عرب ملکوں کو اس وقت نہایت نازک حالات کا سامنا ہے یہودی فلسطین پر قبضہ کر کے ملک کے اصلی باشندوں کو باہر نکال دینا چاہتے ہیں۔ عرب ملکوں کو ایک ہو کر اس خطرے کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ پانچ سال کے اندر اندر ہر عرب ملک کو علیحدہ علیحدہ اس قسم کے خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عرب ملکوں کی باقاعدہ فوجیں جلدی ہی فلسطین کو روانہ ہو جائینگی۔

حکومت پاکستان کے قرضے

کراچی ۱۲ رمئی ایک سرکاری اعلان کے مطابق ۸ رمئی ۱۹۴۸ء تک حکومت پاکستان کے قرضوں میں ۴۱ کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۴ ہزار دوسو روپے کی رقم جمع ہو چکی ہے

ہندیونین کے طیاروں کی وحشیانہ بمباری

لاہور ۱۲ رمئی۔ کشمیر مسلم کانفرنس پبلسٹی بیورو کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے کہ سید نذر حسین شاہ صاحب فنانس منسٹر آزاد کشمیر گورنمنٹ لاہور میں دو روز مقیم رہنے کے بعد آج راولپنڈی کو روانہ ہوئے۔ ایک انٹرویو میں آپ نے بتلایا کہ انہوں نے مظفر آباد۔ پونچھ۔ میرپور کا گذشتہ دنوں دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران میں کئی بار انہیں انڈین یونین کے طیاروں کی وحشیانہ بمباری سے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بچا لیا۔ جب وہ ڈڈیال گئے تو ...

محسودستان میں سخت قحط کے سے آثار نمودار ہو رہے ہیں

مشہور قبائلی لیڈر میر ایوب خاں کا بیان

ڈیرہ اسمٰعیلخاں —— اپنے نامہ نگار سے —— ۱۲ رمئی

جنوبی وزیرستان کے مشہور محسودی لیڈر کرنل میر بادشہ کے فرزند میر ایوب خاں نے "الفضل" کے وقائع نگار خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ حکومت کو اشیائے خوردنی پر کنٹرول کے بارے میں اپنی پالیسی بہت نرم کر دینی چاہیئے۔ ورنہ مجبوریاں اور تکالیف ناقابل برداشت حد تک بڑھ جائینگی۔ آپ نے کہا گو پولیٹیکل ایجنٹ اور اے۔ پی۔ او صاحب اناج کی اس کمیابی پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لیکن غلے کی قلت کا وزیرستان اور خاصکر محسودستان میں تو یہ عالم ہے کہ سخت قحط سے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ آپ نے آخر میں حکومت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ قبائلیوں سے پاکستان کے شہریوں کا سا سلوک کیا جائے۔ اور کنٹرول والی اشیاء وغیرہ انہیں دوسرے سرحدیوں کی مقدار ہی میں بہم پہنچائی جائیں واضح رہے میر بادشہ سب سے پہلے قبائلی لیڈر ہیں جو مسلم لیگ میں شامل ہوئے تھے۔

سرکاری افسروں کا سامان پاکستان لایا گیا

لاہور ۱۲ رمئی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس مظہر ہے کہ پاکستان کی وزارت دفاع کے چیف انتظامیہ افسر نے ان سرکاری افسروں اور دوسرے ملازمین کی فہرست جاری کی ہے جن کا سامان ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی وساطت سے پہنچا ہے اس سامان پر لاہور سے راولپنڈی تک ایک روپیہ دس آنے فی من کے حساب سے کرایہ ریل لگایا گیا ہے جو سامان دہلی میں ۲ ہیٹ منٹس میں رکھا گیا تھا اس پر کرایہ نہیں لگا۔ مالکان کو چاہیئے کہ کرایہ ادا کر کے اپنا سامان حاصل کر لیں جو سامان ۲۰ رمئی تک حاصل نہ کیا گیا اسے نیلام کر دیا جائے گا۔ جن لوگوں نے کرایہ ادا کئے بغیر سامان حاصل کر لیا ہے وہ کرایہ اس پتے پر بھیجدیں۔ اے۔ او ۳ سالونج ۲۳ مار گیلا بیرکس پرانہ ڈاکخانہ راولپنڈی۔

پاکستانی سونا کلکتہ لیجانیکی ناکام کوشش

کراچی ۱۲ رمئی۔ کراچی کے فضائی اڈہ پر کسٹم کے حکام نے ایک عرب کے قبضہ سے ۴۴۰ تولہ سونا برآمد کیا۔ جس کی مالیت تقریباً پچاس ہزار ہے یہ سونا کلکتہ لے جایا جا رہا تھا

جب کشتی سے انہوں نے دریا پار کیا۔ وہ واپس جا رہے تھے ایک بم لگنے سے ڈوب گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود آزاد علاقہ کی سول آبادی بے خوف و خطر اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے ان کے حوصلے بلند ہیں محاذ کے متعلق انہوں نے کہا کہ مجاہدین سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور یقین کامل ہے کہ فتح ہماری ہوگی۔